ہمارے تعلیمی نصابوں کے لیے سفارشات پیش کرنے والی فارن فنڈڈ این جی اوز نوٹ فرمالیں

تحریر: حامد کمال الدین

> یو ایس کمیشن آن انٹرنیشنل ریلجئس فریڈم نے ایک مقامی این جی او کی مشاورت سے پاکستانی درسی کتابوں کے سلسلہ میں ایک مزید نظر ثانی کی سفارش کی ہے۔ سفارش میں یہ اصرار کیا گیا ہے کہ درسی کتابوں سے ''اسلام کے واحد صحیح دین'' ہونے پر زور دینے کو ہر حال میں ختم کیا جائے۔ ([دی نیوز کی رپورٹ])

اس پر ایک مسلمان کا کیا موقف ہو سکتا ہے؟

قرآن اور محمد ﷺ کو اس حیثیت میں پیش نہ کرنا جس حیثیت میں خود اور قرآن اور محمد ﷺ نے اپنے آپ کو پیش کیا اور ہم اسے قبول کرنے کے بعد ہی اس پر ''ایمان لانے والے'' ہوئے... یہ ہمارے حق میں صاف ارتداد کی دعوت ہے۔

کیا یہ بات این جی اوز طے کریں گی کہ دینِ اسلام اور محمد ﷺ انسانوں کے سامنے اپنے آپ کو کس حیثیت میں پیش کریں اور کس حیثیت میں پیش کرنے سے 'گریز' کریں؟ اور کیا این جی اوز کی ان اھواء کو درخورِ اعتناء جاننے کے بعد ہم مسلمان رہتے ہیں؟

*****

دین اسلام اور نبوتِ محمد ﷺ کی اصولی پوزیشن اس سلسلہ میں واضح کر دینا ضروری ہے... اور ہمارے لیے "عقیدہ" کا ایک بنیادی ترین مسئلہ۔

اس دین کی بابت سب سے پہلی بات جاننے کی یہ ہے کہ یہ اپنے آپ کو آدم علیہ السلام سے چلے آنے والے ایک تسلسل کے طور پر پیش کرتا ہے نہ کہ سن 610 عیسوی میں پہلی بار دنیا میں نمودار ہونے والی کوئی چیز۔ اور اس کا مرکزی نقطہ ہے: زمین پر اترنے والی خدائی رسالتوں کا اقرار؛ جو انسانیت کو "ماننے والوں" اور "نہ ماننے والوں" میں ایک تسلسل کے ساتھ تقسیم کیے چلا آتا ہے۔ اصل بات اہل زمین کے لیے "خدا کا خطاب" Divine Communication ہے جو "رسالتوں" کے ذریعے ایک تسلسل کے ساتھ عمل میں آیا ہے۔ "قرآن" اور "محمد ﷺ" کو اِس سیاق میں لانا ضروری ہے، نہ کہ محض ایک 'مذہبی کتاب' اور محض ایک 'مذہبی پیشوا' کے طور پر لینا۔

خوب نوٹ فرمالیجئے: زمین پر خدائی ہدایت اور فرمانروائی کا ایک تسلسل..

خدا کی اتھارٹی کے آگے سر تسلیم خم کرنا اور اُس کے سب رسولوں، اُس کی سب کتابوں اور اُس کے سب احکام کو تسلیم کرتے چلے جانا، اور کسی ایک کا بھی انکاری ہونے کا روادار نہ ہونا۔ یہ وہ دین ہے جس میں صرف ایک محمد ﷺ کا نہیں بلکہ عیسیٰ علیہ السلام کا انکار کرنا بھی ویسا ہی کفر ہے۔ موسیٰ علیہ السلام کا انکار کرنا بھی۔ اور ابراہیم علیہ السلام کا انکار کرنا بھی۔ یہی حیثیت اِس دین میں تمام پیغمبروں کی ہے۔ ان میں تفریق کرنے سے ہمیں جابجا ممانعت ہوئی اور اس بات کو ہمارے حق میں کفر گردانا گیا ہے۔ محمد ﷺ کی اس بابت کوئی خصوصیت ہے تو وہ یہ کہ آپ ﷺ وقت کے رسول ہیں، یعنی عین وہ حیثیت جو ابراہیمؑ کے بعد بڑی صدیوں تک موسیٰؑ کی تھی اور جو موسیٰؑ کے بعد بڑی صدیوں تک عیسیٰؑ کی رہی۔ البتہ سلسلہ series یہ تاریخی ہے اور زمین پر انسانی وجود کے روزِ اول سے چلا آتا ہے۔ اس کا تعلق کسی گروہ

سے نہیں بلکہ انسانوں کے لیے خدا کی پسندیدہ اس روش سے ہے جو زمین پر ایک تسلسل کے ساتھ پائی گئی ہے اور جس کو ٹھکرانے پر عذابات آنے کا ذکر یہاں کے سب معروف آسمانی صحیفوں میں آج بھی موجود ہے۔ تورات میں موسیٰؑ نے جس اتھارٹی اور جس زور کے ساتھ اپنے آپ کو پیش کیا اور خود پر ایمان لانے کا باقاعدہ ایک تقاضا رکھا، انجیل Gospel میں عیسیٰؑ نے جس اتھارٹی اور جس زور کے ساتھ اپنے آپ کو پیش کیا اور اپنے اوپر ایمان لانے کا باقاعدہ ایک تقاضا رکھا، محمد ﷺ کا تقاضا عین اُسی آسمانی سلسلہ کی آخری کڑی ہے۔ اس کو ماننے یا نہ ماننے کی آپ کو پھر بھی پوری آزادی ہے، لیکن اس کا یہ سٹیٹس ختم کرانے کا حق آپ کو نہیں ہے کہ یہ خدا کا حتمی مطالبہ ہو۔ یعنی جس حیثیت میں موسیٰؑ نے اپنے آپ کو اپنے مخاطبین کے سامنے پیش کیا، یا جس حیثیت میں عیسیٰؑ نے اپنے آپ کو اپنے مخاطبین کے سامنے پیش کیا، یا جس حیثیت میں محمد ﷺ نے اپنے آپ کو اپنے مخاطبین کے سامنے پیش کیا، اور جو کہ صاف ایمان کا مطالبہ تھا اور ایمان نہ لانے کی صورت میں خدا کی پکڑ سے صاف ڈرا دینا تھا، آج آپ موسیٰؑ یا عیسیٰؑ یا محمد ﷺ پر یہ پابندی لگائیں کہ وہ اپنے آپ کو اس حیثیت میں پیش ہی کرنے کے مجاز نہ ہوں؟! (ایمان کا) یہ مطالبہ آپ کے سامنے رکھا ضرور جائے گا، ہاں اسے قبول کرنے یا نہ کرنے کی آپ کو آزادی ہے۔ یہ ہے رواداری کا صحیح تصور جو ہمیں اسلام نے دیا ہے۔ نہ آج کے شدت پسندوں کی فرمائش پر ہم اس کو سکیڑ سکتے ہیں اور نہ آج کے جدت پسندوں کی فرمائش پر ہم اس کو پھیلا سکتے ہیں۔ ہم اپنے دین کو کس حیثیت میں پیش کریں، آپ ہمیں یہ سبق نہیں دے سکتے، یہ سبق ہم اپنے دین ہی سے لیں گے۔ خدا کے پیغمبروں کو کس حیثیت میں انسانوں کے سامنے پیش کیا جائے اور ان کا انکاری ہونے کو انسانوں کے حق میں کس قدر سنگین مانا جائے، نیز خدا کے سوا کسی معبود کو پوجنے پر کیا وعید رکھی جائے، یہ جاننے کے لیے ہمارے پاس خدا کی کتاب موجود ہے۔ یہاں تک کہ ان معاملات میں تمہاری اھواء کو درخورِ اعتناء جاننے پر سخت ترین وعیدیں بھی ہماری کتاب میں جابجا درج ہیں۔ ایسی فرمائشیں اِس دین سے ہمیشہ ہوتی آئی ہیں

اور ان سے پیش آنے کی بابت ہمیں واضح ہدایات دے رکھی گئی ہیں:

قُلْ إِنَّ هُدَى اللَّهِ هُوَ الْهُدَىٰ ۗ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُم بَعْدَ الَّذِي جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللَّهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ (البقرۃ:120)

(ان سے) کہہ دو کہ خدا کی ہدایت (یعنی دین اسلام) ہی ہدایت ہے۔ اور (اے پیغمبر) اگر تم اپنے پاس علم (یعنی وحیِ خدا) کے آجانے پر بھی ان کی خواہشوں پر چلو گے تو تم کو (عذاب) خدا سے (بچانے والا) نہ کوئی دوست ہو گا اور نہ کوئی مدد گار۔ (ترجمہ جالندھری)

تفصیل کے لیے دیکھیے ہمارا مضمون: یو ایس کی اگلی فرمائش: شریعت ہی نہیں عقیدہ سے بھی پسپا ہو جاؤ